

یاک ڈریڈا اور رد تشکیل : تنقیدی مطالعہ

Jacques Derrida and Deconstruction: A Critical Study

Saira Bano

PhD Scholar, Department of Urdu,
NCBA & E sub campus Multan
Email.sb2036693@gmail.com

Dr, Muhamad Shakil Pitafi

Professor, Department of Urdu,
NCBA & E sub campus Multan
Email.shakilpitafi@gmail.com

ABSTRACT

Jacques Derrida is a Famous French Philosopher , thinker , and critic, who holds a prominent position in western Circles. Since 1972, Derrida has Regularly lectured at YALE and JOHN HOPKINS universities in the united states. It was here that his theory of Deconstruction became popular under the name YALE-Deconstruction . Derrida discovered a new relationship between philosophy and literature through deconstruction . Since the fundamental basis of derrida,s thought has been the phenomenology of HUSSERL and HEIDEGGER , we find discussion on the theoretical aspects of these two philosophers in much of his work , In addition to HEIDEGGER , there are philosophers like PLATO, ROUSSEAU, NIETZSCHE,etc As well as modern interpretations of KAFKA, JAMES JOYCE, and SHAKESPEARE. DERRIDA is known for his theory of Deconstruction . Deconstruction has emerged as a controversial thought in contemporary western philosophical debates due to its precious system . Although Derrida and deconstruction have emerged as two names for more or less the same thing, Derrida has also presented a new angle of literary criticism along with a modern reading of the tradition of western philosophy , It is unfair to call all of his work simply DECONSTRUCTIONISM . In addition it is important to understand deconstructionism or Derrida in the context of contemporary intellectual movements, in cluding structuralism , phenomology and poststructuralism , which Derrida discussed in his own unique way. This article briefly explains the critical theories of Jacques Derrida and deconstruction. Deconstruction refers to a method of studying a text through which not only the fixed meaning of the text can be rejected, but also its unity of meaning can be broken . Deconstruction is generally called a part of post_ Structuralism because it is based on the concepts of SAUSSURE, which are presented in structuralism . Derrida presented his critical theories in three of his books , 1. OF GRAMMATOLOGY, 2. WRITING AND DIFFERENCE, 3. SPEECH AND PHINOMENA he has dispelled some of the basic assumptions of Ancient philosophy.

Derrida has analyzed the philosophical statements of PLATO, Rousseau, Hegel and Heidegger and has explain that all those intellectual efforts that try to give a strong basis for meaning to metaphysical concepts have been described. Derrida's methods is that it reverses the previously determined order of meaning. Derrida claims that the very structure of the metaphorical and figurative system of Language in such that it provides a semantic basis for concepts in philosophy. Derrida calls the deconstructive method a double reading, That is in one reading he discusses the meanings that are usually implied by the text, and in the second reading he mentions the meanings and deconstructive meanings in view. Another important book on deconstruction is by CHRISTOPHER NORRIS. Derrida argues that meaning and knowledge are concepts, that are based on differences and contradiction. It knowledge at all. Rather, deconstruction explains the Power and authority behind rhetorical concepts that determine meanings and are also strictly binding.

Key words: Western circles, Deconstruction, philosophy, literature, Fundamental, Phenomenology, Theoretical, controversial, emerged, tradition, Deconstructionism, Unique, metaphysical, concepts, Methods, Reverses, determined, figurative, semantic

Introduction

ایک ڈریڈا 15 جولائی 1930ء کو الجیریا کے مضافات میں البیئر کے مقام پر پیدا ہوا وہ خود اپنے خاندان کا تعارف یوں کرواتا ہے :

My family, which had been in Algeria, for long time, before the French Colonization, was not simply Algerian the French language was not the language of its ancestors. I lived in the pre-independence Algeria but not all that long before independence. 1 Ecloe Normale Suoperiereo

میں داخل ہوا اور بعد میں یہیں درس و تدریس سے وابستگی کے لیے فرانس میں ہی قیام پذیر رہا۔ وہ الجیریا سے اپنی موانست کے لیے لکھتا ہے:

I came to France at the age of Nineteen. I had never left EL.Bair.

ڈریڈا چونکہ ایک یہودی خاندان میں پیدا ہوا مگر اس کے بقول الجائر میں مقیم اس کا خاندان خالص یہودی تہذیب کا نمائندہ نہیں تھا۔ نہ ان میں یہودیت کے رسم رواج کی پیروی عام تھی۔

My family was observant in a very banal way but I must say, unfortunately, that this observation was not guided by a true jewish culture. I was not really raised in what ia called jewish culture.

میں ڈریڈا نے 1952-56 تک تعلیم حاصل کی اور بعد میں 1984-64 تک فلسفے کی تعلیم دی۔ اور ڈریڈا 2003ء تک Ecole Normals Superieure کے ڈائر یکٹر سٹیڈیز

بھی رہے۔ اس کے ساتھ ہی ڈریڈا کو 1956 میں ہارورڈ یونیورسٹی اور 1962 میں پرکس یونیورسٹی کا سکالر شپ ملا۔ یہ وہی وقت جس میں مظہریات پر اس کا کام بہت مقبول ہو چکا ہے۔ 1960-64 میں ڈریڈا نے ساربن جیسے نامور تعلیمی ادارے میں اپنی خدمات انجام دیں۔ 1972ء میں ڈریڈا نے بطور استاد

امریکہ کی ییل اور جان ہوپکنگ یونیورسٹیز میں لیکچرز دیے یہاں اس کا نظریہ رد ساختیات کے عنوان سے شہرت حاصل کر گیا۔ ڈریڈا کی فکری بینادیں ایڈمنڈ ہسرل (1859-1938) اور مارٹن ہیڈ Yale deconstruction گر (1889، 1979) کی مظہریات پر استوار ہے اسی لیے اس کے بے شمار کام کی بنیاد ان دو فلاسفرز کے نظری مباحث پر ملتی ہے۔ مجموعی طور پر ڈریڈا نے رد ساخت / رد تشکیل کے توسط سے ادب اور فلسفے کا نیا تعلق دریافت کیا۔ Tel Quel group 1965-72 اس ادارے سے وابستگی کے دوران ڈریڈا کی ملاقات رولاں بارتھ، اور لاکاں جیسے نامور فلاسفہ سے مباحث ہوئے جو تحلیل نفسی، مابعد جدیدیت اور مارکسزم کے موضوعات پر نامی خاتون سے 1957 میں ڈریڈا نے شادی کی۔ اس کے بعد اپنے علمی کام میں

مبنی تھے۔ Marguerite Aucoutotrier

1967 میں ڈریڈا کی تین اہم کتابیں شائع ہوئیں جن کے عنوانات درج ذیل ہیں۔

Writing and Difference
Of Grammatology
Speech and phenomenon

یہی اہم تخلیقات ڈریڈا کی شہرت میں اضافہ بن گئیں اور آج بھی اس کے تنقیدی نظریات کی تشریح و تفہیم میں بنیادی اہمیت رکھتی ہیں۔ ڈریڈا کو 1988 میں نطشے پرائز ملا، اور اسی برس کو لمبیا یونیورسٹی سے انریری ڈاکٹریٹ کی ڈگری بھی تفویض کی گئی۔ ڈریڈا کو عصر حاضر میں ادیبانہ اور فلسفیانہ عظمت میں ایک توانا فکری سرچشمے کی حیثیت سے تسلیم کیا جاتا ہے اس اہمیت کے باوجود یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ ڈریڈائی فکر کا اہم عنصر کو نسا ہے جس کو بنیاد پر اس کے فکری نظام کو اہم درجہ دیا جا سکتا ہے۔ کیوں ڈریڈا کی فکر پر جدید تنقیدی تناظر میں سوالات کا سلسلہ جاری ہے۔

1۔ ڈریڈا کی فکر یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ اس نے ریڈنگ/قرات کا کوئی نیا انداز متعارف کروایا ہے یا نہیں؟ 2۔ کیا ڈریڈا نے قرات کی توضیح و تشریح کے ساتھ ہی متون کی اصل متن کی ماہیت کے حوالے سے کوئی نیا نظریہ دیا ہے یا نہیں؟ 3۔ کیا ڈریڈا کو کسی تنقیدی فکری تحریک کے لیے یا اس کی ترویج کے حوالے سے بنیاد گزار کے طور پر جانا جاتا ہے؟ ان تمام استفسارات کے جواب میں ڈریڈائی فکر کے تین اہم پہلو سامنے آتے ہیں ڈریڈا بطور ایک فلسفی ایک قاری اہم فلسفیانہ اور ادبی متون کا مطالعہ اس انداز سے کرتا ہے کہ وہ دکھا سکے کہ مغربی فکری روایت جس کو نطق کی مرکزی فکری روایت کے نام سے جوڑتا ہے یا موجودگی کی مابعد الطبعیات بھی کہتا ہے یہ راسخ العقیدہ فکر ہے ڈریڈا اس کے لیے دلیل دیتا ہے کہ تمام فلسفیانہ اور فکری نظریات کسی ایک مرکزی نظام فکر کی مختلف جہات ہیں جن کی الگ پہچان جو بھی ہو مگر ان کا مرکز ایک مرکزی نظام ہی ہے۔ جس کو رد کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس کا ماننا یہ ہے کہ کم سے کم ان فکری نظریات کی جانچ پرکھ سے اس عمل سے گذر کر دیکھنا چاہیے کہ وہ کونسے عوامل ہیں جو اس راسخ مرکزی فکری نظام کے تحت دب جاتے ہیں جن میں تجدید اور ترویج و نمو کی گنجائش ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مابعد الطبعیات کے انجام تک رسائی ناممکن ہے مگر اس کے مرکزی بطون کو کرید کر ناقدانہ نقطہ نگاہ ڈال کر غیر اہم اور بلا ضرورت پھیل جانے والی راسخ درجہ بندیاں پلٹی جا سکیں اور موجودہ عصری سماجی و معاشرتی تقاضوں کے حوالے سے نئی دنیائے فکر ترتیب و تشکیل دی جا سکے۔ اس طریق کار سے ڈریڈا نے مغربی فکری راسخ الر عقیدگی پر شدید تنقیدی طرز عمل اختیار کیا۔

ڈریڈا کی دوسری جہت بطور ایک قاری اور شارح کے اہم ہے جس میں وہ افلاطون (420 ق م، 348)، روسو (1712، 1778)، سائسر (1770، 1831)، ہیگل (1770، 1831)، ملارمے، ہسرل، آسٹن (1775، 1817) اور کانٹ (1724، 1804) جیسے لازوال فلاسفہ کے متون کا مطالعہ کرتا ہے اور اس عمل سے مخصوص قرات کے تجزیے، نمونے اور ماڈلز پیش کرتا ہے۔ یہ تجزیے اور

تنقیدی ماڈلز نئے فکری تنقید اذبان کو نئے قرات تشریح و تعبیر کے راستے دکھانے کا باعث بنیں گے۔ پاک ڈریڈا کا فکری طریق کار ان تمام جہات سے آگاہ ہے جن کی بنا پر فلسفیانہ متون کے داخلی پہلوؤں پر تنقید کی جا سکتی ہے۔ اور جن میں ضمنی معنی کا اثر موجود ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ قرات کا دوبارہ انداز اختیار کر کے متن میں موجود باریکیوں کو واضح کرتا ہے۔ یہاں یہ پہلو اہم ہے ان تانوں بانوں کی بنت میں کوئی نئی ترکیب عمل میں نہیں آتی بلکہ یہ ایک دوسرے کی جگہ بدلتے رہتے ہیں اسی لیے اسے قرات اور لکھت کوئی جہت ملتی دکھائی دیتی ہے۔ ادبی تنقید پر اس کا گہرا اثر مرتب ہوا ہے۔ ڈریڈا کی فکر کا تیسرا پہلو اس نئے تنقیدی گروپ سے اسے منسوب کرتا ہے جو ساختیات اور پس ساختیاتی فلاسفرز مانے جاتے ہیں۔ ان تمام فلاسفرز نے اگرچہ کسی بڑی فکری مساعی میں کوئی باقاعدہ فلسفیانہ تحریک تو پیدا نہیں کی مگر انہوں نے بے مثال توانائی اور فکری دانائی سے فروغ دیا اس کا ایک اہم محرک ان مفکرین کی انفرادی سوچ ہے جو انہیں باہمی اختلاف اور استدالی نظام ترتیب دینے سے ملتی ہے۔ اسی حوالے سے قاضی فیصر الاسلام لکھتے ہیں :

فلسفیوں کے اس گروپ میں شامل ہر فلسفی نے اپنے اپنے طور ،، زبان کے سٹرکچر، کے مسائل پر نہ صرف یہ کہ اپنے خیالات کا اظہار کیا بلکہ اپنے باہمی اختلاف کے باوجود انہوں نے ان خیالات کے مجموعی اثرات کے علاوہ ان کے مخصوص فکری منہاج اور ان کے باہمی متعلقات کے سیٹوں کے اندر موجود ایک انتہائی زبردست قوت محرکہ کا نہ صرف سراغ لگایا ہے بلکہ اس پر کھل کر گفتگو بھی کی ہے۔ ساختیات اور اس کے اثرات باہم مربوط ہو کر نظریے کی تشکیل کی بجائے اختلافی تحریروں کا جال تیار ہو جاتا ہے۔ جن کی تشریح انتہائی مشکل امر ہے۔ ڈریڈا کی اہمیت یوں سامنے آتی ہے کہ انہوں نے تمام تحریروں کا مطالعہ گہرائی سے کیا ہے اور تجزیہ بھی لکھا۔ ان میں سے پانچ ماہرین علوم جن کو ڈریڈا اپنی بحث کا موضوع بناتا ہے ان میں کلاڈی لیوس اسٹراس، (1908، 2009) رولان بارتھ (1866، 1944)، مٹل فوکو (1926، 1984)، ژاک لاکاں (1901، 1981) اور پاک ڈریڈا (1930، 2004) شامل ہیں جن کو تحریر کا موضوع بنایا ہے۔ انہوں نے ساختیات اور پس ساختیات کے بنیادی مسائل پر مکمل روشنی ڈالی تاکہ ان ماہرین علوم کے افکار کو آسان فہم بنانے کے لیے قارئین کو بہتر تناظر دیا جا سکے۔ منتہیت اور نظریے کے مخصوص فکری فریم کے جائزے سے واضح ہوتا ہے کہ ڈریڈا بحیثیت مفکر مختلف الجہات کا حامل نظریہ ساز کی طرح فکری تحریروں کی تشریح کر سکتا ہے۔ جن افکار کی بنیاد پر یہ تحریریں وجود میں آئیں۔ ڈریڈا کے علاوہ کوئی مفکر ایسا متحد الجہات نظریہ دینے کا طریقہ اختیار نہیں کر سکتا، کیونکہ ان کے نظریے میں فلسفے، زبان اور ادب کی توجیح و شرح بنیادی عنصر ہے۔ ڈریڈا اپنی فکری تہمید کے لیے کسی خاص متن یا تحریر کے لیے لکھتا ہے اور دوسرے متون میں بھی فکری قوت سے ظاہر کرتا ہے۔ اسی فکری اصول کی مہارت کو ناممکن صورتحال کو اندر سے باہر کی طرف مرکز سے محیط پر کرید کر ممکن کیا جا سکتا ہے۔ اسی فکر کے تحت ڈریڈا کسی موزوں اور منضبط نظریاتی نظام کو ناممکن سے نکال کر ممکن کے مکمل پیکر میں ترتیب دیتا ہے۔ ایسے نظریہ تشکیل دینے والے مفکر مختلف بنیادی تصورات کے تحت نظریہ ترتیب دیتے ہیں ان کی بجائے ڈریڈا نئی علمی اور فکری اصطلاحات تراشتا ہے جو جدید تحریروں اور متون سے اخذ کرتا ہے۔ ان اصطلاحات میں گہری ساختیاتی نوعیت پائی جاتی ہے یہ نوعیت ڈریڈا متن کے مطالعے اور زیر بحث نکات سے سامنے لاتا ہے۔ ڈریڈا اپنے اصول کے مطابق قدیم اصطلاحات کو رد اور نئی اصطلاحیں ایجاد کرتا ہے۔

کیونکہ ڈریڈا کی کوشش میں یہ اصطلاحات کسی نئے فکری نظام کے مرکزی تصورات کی طرح راسخ نہ ہوسکیں مگر وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکا اسکی بڑی وجہ خود اسی کے مطالعے اور مباحث کے دوران یہ تاثر ابھارا جاتا ہے جیسے وہ خود کوئی نیا نظریہ تشکیل دے رہا ہے جو مرکزیت کے تصورات پر مبنی ہو گا اس کے نظریے کے ذریعے زبان اور تحریر و متن کے کچھ نئے اصول اور دعوے وضع ہوں گے۔ یہ بھی ایک ادراکی نکتہ ہے کہ جب کوئی قاری خود ان متون کا مطالعہ یا قرات مباحث کرتا ہے تو وہ ان قرات و نظریوں کے مطالعات میں منہاج اور تحلیلی مشق کی نمایاں مثالیں ثابت ہو جاتیں گی اور تمام تفصیلات واضح ہوتی جائیں گی۔ اور یہی عمل ڈریڈا کے مطالعات اور مباحث کے ساتھ

بھی رونما ہوتا ہے۔ اور ڈریڈا کی فکر میں بھی عمومی دعوے رو پذیر ہوتے ہیں اس کی مثال ڈریڈا کی قرأت اور لکھت کا عمل ہے۔ مثلاً ڈریڈا کی وہ تمام قرأت اور متون جس میں مدافعانہ انداز ہوتا ہے یہ متجاوز ہو کر زبان کے تمام عناصر بہت محتاط اور چوکس ہو جاتی ہے یعنی اس کی قرأت اور مطالعاتی طریق کار ایک نظریہ کی تشکیل کا انداز اختیار کر لیتا ہے۔ یہاں قاری کسی بھی متون کے مباحث اور مسائل کے حل کے لیے تجویز کیے جانے والے طریقہ کار کو حتمی اور عمدہ مان لیتا ہے ڈریڈا کے فکری طریقہ کار کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے کہ وہ متون کی نئی نئی دریافتوں کو کرید تے ہوئے مرکز سے اپنے محیط کی جانب متوجہ کرتا ہے۔ ڈریڈا کی فکری تحریروں پر مکمل عبور کے لیے مناسب حکمت عملی جو دوہری نوعیت رکھتی ہو اس کو اختیار کرنا ضروری ہے کیونکہ ڈریڈا کی فکر کو پیچیدہ ترین عمل میں اس کے تجزیے اور تحلیلی ضوابط اور قواعد میں محتاط ہونے کے باوجود نامعقول فکری تعبیر کا اندیشہ رہتا ہے جس سے نجات ممکن نہیں ہے۔ اسی لیے ڈریڈا کے فکری مباحث کے تاثرات کے رد قبول کے استدلال کو اس طرح تشریحی انداز میں ان متون کو واضح کرنا ضروری ہے تاکہ ڈریڈا کا رد تشکیلی فکری انداز مکمل طور پر سامنے آ سکے۔

ڈریڈا کی شناخت بطور رد ساختیات یا ڈی کنسٹرکشن کے نظریہ ساز کی ہے۔ رد ساختیات اپنے پیچیدہ نظام فکر کی بناء پر مغربی عصری فلسفیانہ مباحث میں ایک متنازعہ شے بن کر سامنے آئی ہے۔ فلسفہ کے کلاسیکی اور غیر سنجیدہ قارئین نے اس کے نظریہ رد ساختیات کو مزاح بنا کر رکھ دیا اور ڈریڈا کو ایک مداری سے تشبیہ دی گئی۔

رد تشکیل کی مقبولیت اور رسوائی کے لیے یہ حقیقت یوں سامنے آئی جب 21 مارچ 1992 میں ڈریڈا کا نام کیمبرج ایوارڈ کے لیے منتخب ہوا تو نوبت استصواب رائے تک پہنچ گئی پس ڈریڈا اس ووٹنگ میں معمولی برتری کی وجہ سے اس ایوارڈ کا مستحق قرار پایا۔ اس صورتحال کی وجہ سے ڈریڈا اور رد ساختیات کی متنازعہ حیثیت سامنے آگئی۔

مجموعی طور پر رد ساختیات اور ڈریڈا ایک ہی دریا کے دو کنارے بن کر سامنے آئے جبکہ ڈریڈا کی حیثیت صرف رد ساختیات سے ہی منسلک نہیں ہے وہ خود بھی اس صورتحال سے شاکی نظر آتا ہے کیونکہ اس کا م کافی حد وسیع ہے وہ مغربی فلسفیانہ روایت کی جدید تر تعبیرات اور اس کے مطالعے کے ساتھ ادبی تنقید کے نئے زاویے وضع کرتا ہے۔ اس کی پہچان صرف رد ساختیات ہی سمجھنا ناانصافی ہے۔ عصری فکری تناظرات میں رد ساختیات اور ڈریڈا کو سمجھنے کے لیے ساختیات، مظہریات اور پس ساختیات کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ ان کی تفہیم کے لیے ڈریڈا بہت سی اصطلاحات وضع کرتا ہے مثلاً:

Supplement, Difference, proper name, signature, arch writing, Trace, origin

وغیرہ جیسی بے شمار اصطلاحات شامل ہیں۔

رد ساختیات یا ڈریڈا کا تصور جو ہسرل کی مظہریات اور دیگر کئی عصری فلسفیانہ مباحث

Deconstruction

خصوصاً جدیدیت یا ساختیات اور مابعد جدیدیت، پس ساختیات ہی کا ایک تسلسل ہی ہیں۔ رد ساختیات یعنی

تحریک ایک طرز میں جرمن مثالیت پسندی کی فرانسیسی مثبت پرستی پر مشتمل ہونے کی انقلابی

Avant-Grade

رو کے باوجود بہت حد تک ہسرل کی مظہریات کی بہترین نمائندگی ہے اس کے ساتھ ہی مابعد جدیدیت یا پس ساختیاتی نظریات کی حامل رد ساختیاتی یا پس ساختیاتی مظہریات کے حوالے بھی پہچانا جاتا ہے۔ ساسر کی لسانی ساختیاتی تعبیر سے بالکل الگ لفظ یا معنی نما یعنی سگنیفائیٹر کے مطلب یا معنی سگنیفائیڈ کے ممکنہ پہلوؤں پر شعوری انداز میں ارتکاز کرتے ہوئے ڈریڈا نے رد ساختیات ہی کے ذریعے ان کے متضاد جوڑوں جو بقول ساسر معنی متعین کرنے کی ساختیاتی صورت ہیں اس کے الٹ پھیر سے متن کے امکانات کو کھول دیا ہے اس کی وجہ سے متن کی خواندگی کا مقصد ہے جو خارجی عوامل سے آزاد ہو گا۔ یہاں تک کہ مصنف کی معنوی فعلیت سے بھی شعوری پہلو تہی کرتے ہوئے ڈریڈا ہسرل کے خالص شعور کو علم النشانیات اور لسانیات کو استعاراتی اور سباق کی سطح تک محدود کر دیا گیا۔

ہسرل علم النشانیات کی بے مقصدیت سے آگاہ ہونے کے ساتھ ہی زبان پرکس بھی قسم کی خود انحصاری کو معنی کے اخذ میں ختم کرنے کی تجویز دیتا ہے۔ اور ایک خالص منطقی گرامر جو خالص تجربہ سے شعور تک رسائی کا بہترین ذریعہ ہے اس کو پیش کرتا ہے۔

کا نام دیتا ہے اس منطقی گرامر کے ذریعے ہسرل اپنے عہد کے فکری بحران کو

اور اسے Transcendental reduction

ختم کرنے کو خواہش کرتا ہے۔ اسی لیے اس نے اس خالص اظہار کو تجزیاتی سائنس

کے متضاد مظہریاتی سطح پر مضبوط بنانے کی کوشش کی ہے ہسرل کا اس خالص منطقی

Empirical Sciences

گرامر کو شعور کا براہ راست اظہار سمجھنا ڈریڈا کے لیے ایک مخصوص راہ متعین کرتا ہے لہذا ڈریڈا مکمل طور پر ہسرل کے علم النشانیات کو لاحق حاصل سمجھنے سے متفق نہیں ہے۔ ڈریڈا ہسرل کی مظہریات میں نشان کے اشاراتی عنصر سے انکار اس کے خالص شعور یا خالص اظہار انٹیڈینٹی جس کو ڈریڈا ساسر کی پیروی میں معنی نما کہتا ہے روبہ مابعد الطبعیات Metaphysics of presence ہے چونکہ رد ساختیات روبہ موجود مابعد الطبعیات ہی کو سراسر رد کرنے سے presence

مراد ہے اسی لیے ہسرل کا معنی سگنٹائیڈ اس کی اپنی اصطلاح میں سپنس اوجیکٹ کی مظہریات کے روبہ مابعد الطبعیات معنی نما اور معنی مین نام نہاد زمانی ہم آہنگی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے ڈریڈا کے نظریہ کے تحت سمجھنا ہے۔ اس کے نزدیک مابعد الطبعیات کی روایت میں موجود پر منحصر ہے ڈریڈا کے نزدیک یہی موجود ارسطو سے ہیڈگر تک معنی کے تعین میں کلیدی کردار ادا کرنے کی وجہ ہے۔ مثلاً ڈریڈا ارسطو سے روسو اور ہیڈگر تک تقریر کے تحریر پر تقدم کا حوالہ دیتا ہے۔ ڈریڈا اپنے لسانیاتی تجزیے کے بعد رد ساختیات کی تکنیک / عدم تکنیک کے توسط سے روبہ موجود مابعد الطبعیات کو رد کر دیتا ہے۔ ڈریڈا، ہیڈگر کے مطالعہ ذات ہی انگ کہتا ہے اس کے معنی وہی اخذ کرتا ہے جو ہسرل کی مظہریات کے مطالعہ کے بعد حاصل ہوئے۔ ہیڈگر مظہریات کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

To let that which shows it self be seen from presence it self in the very way in which it shows itself from it self . 7

رد ساختیات کے لیے یہی اظہار ڈریڈا متعلقہ جہت کی تائید کرتا ہے۔ جب ساختیاتی اور مظہریاتی مفکرین اپنے اپنے خارجی، داخلی، اخلاقی یا سماجی موقف کے ساتھ جدید فلسفہ کو لسانیات سے ملاتے ہیں تو ڈریڈا تک اس جدید تجزیاتی اسلوب کی ممکنہ جہت بھی فراہم ہوتی ہے۔ ڈریڈا روبہ موجود مابعد الطبعیات کی نشاندہی کے ذریعہ مغربی فلسفہ اور مابعد الطبعیات کے جس زمانی پہلو کی طرف توجہ دلاتا ہے اسی کو وہ اس روایت میں معنی کے تعین کی وجہ قرار دیتا ہے۔ ڈریڈا کہتا ہے معنی نما سگنٹائیڈ معنی سگنٹائیڈ کی ہی علامت ہوتے ہیں اور ایسے ہر زبان میں معنی نما اپنے افتراقی نظام ہی میں معنی متعین کرتا ہے، جس میں ڈیفرینس کی اصطلاح استعمال کرتا ہے ساسر کی اور اہم اصطلاحات بائینل اوپریشن اور فوقیتی ترتیب ہیں۔ ساسر کے مطابق افتراق کا یہ نظام انہیں اضدادی جوڑوں اور فوقیتی ترتیب کے ذریعہ سے ظاہر ہوتا ہے لینگ (جس سے مراد ایسی زبانیں جو سماجی ہیں اور افراد کی ملکیت ہیں

(Langue) اور پارول

یعنی انفرادی سطح پر بولی جانے والی زبان) اس کی اہم اصطلاحات ہیں ڈاکٹر وزیر آغا Parole (1922، 2010) لکھتے ہیں:

،،سوسیر کی لسانیات جس تیسرے نکتے پر استوار ہے وہ زبان کی لینگ اور پارول میں تقسیم

ہے۔ لانگ سے سوسیر کی مراد زبان کا وہ نظام سسٹم ہے جو نظروں سے اوجھل رہتا ہے

جب کہ پارول سے مراد کلام یا گفتار ہے جو زبان کے نظام پر قائم ہوتی ہے،، 8

مجموعی جائزے کے مطابق اس سونس ماہر لسانیات کا لسانیات کی ہیئت یا ساخت کے بارے میں یہ ساختیاتی مطالعہ، لسانیات کی مابعد الطبعیاتی توضیح سے انحراف ہے مگر ڈریڈا اس ساختیاتی نظریہ لسانیات میں پس ساختیاتی یا مابعد الطبعیاتی عوامل کو دریافت کرتا ہے ساسر کا کہنا ہے کہ معنی نما اپنے افتراقی نظام میں معنی متعین کرتے ہیں مثلاً ایک کتاب کا معنی ایک قلم نہ ہونا ہے دراصل ڈریڈا کو یہ بنیاد فراہم کرتے ہیں جس کے ذریعے یہ ڈیفرینس کی اصطلاح پیش کرتا ہے۔ ڈریڈا ساسر کے اس لسانی تصور کے اندر رہتے ہوئے مغربی فلسفہ و مابعد الطبعیات جو ہیڈگر کے مابعد الطبعیات یا افلاطون کی اصطلاح پلائنزم کے طور پر سامنے آتا ہے، معنی کی فوری موجودگی

Onto-theology

کو ان اضدادی جوڑوں کی فوقیتی ترتیب کے تحت سمجھتا ہے مثلاً تقریر اور تحریر کا تضاد چونکہ تقریر فوری ابلاغ کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس لیے ارسطو سے اب تک فوقیتی ترتیب میں تقریر کو ہی اول سمجھا جائے گا۔ ڈریڈا اس تقریر

Phonocentrism مرکزیت کی اصطلاح کے ذریعے پیش کرتا ہے گویا مغربی فلسفہ اور مابعد الطبعیات کا زمانی شعور موجود کے تصور پر مبنی ہے فوری معنی اور فوری ابلاغ حتی کہ فوری ذات کا تصور ہی اس روایت میں معنی یا سچ کے کلیہ کو اخذ کرنے کا منبع رہا ہے۔ نطشے اپنے تمام تر فکری تضادات کے باوجود بیسویں صدی کے ابتدائی اضافیت پسندوں سے قطعی مختلف نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نطشے کلاسیکی تاریخیت میں ارتقاء کے مذہبی / غیر مذہبی، ساختیاتی تصورات کو بالآخر لسانی بنیادوں پر پرکھے جانے کی پیش گوئی بھی کرتا ہے۔ انہیں بنیادوں Nhillism اور ڈریڈا کی رد ساختیات کو ایک ہی چیز کے دو متضاد نام بھی تصور کیے جا سکتے Nhillism۔ ہیناور رد ساختیات میں تفریق، ڈریڈا اور نطشے (1844، 1900) کے مابعد الطبعیاتی مباحث کے جمالیاتی / اخلاقی نتائج کے افتراق سے ہی ممکن ہو سکتی ہے۔ نطشے مغربی فلسفے کی روایت میں ایسے عوامل کی نشاندہی کرتا ہے۔ جو سچ کو بحیثیت جمالیاتی / اخلاقی جوہر کھوج سکے۔ یہ عوامل ادارہ مرکزیت

Institutionalcentrism ہوتے ہیں اگر یہ تقویت کے متوازی سرگرم عمل ہوں تو اپنے روبہ مرکز ہونے کی خواہش میں بظاہر انقلابی ہونے کے باوجود بالآخر ایک نظریہ کی صورت ہی سہی، اداروں کی تشکیلی بنیادیں تعمیر کرتے ہیں نہلزم تصورات کی تفہیم اور مقاصد کے اسی کلیے سے انکار ہے۔

مابعد جدیدیت یا پس ساختیات کے کسی اہم کلیہ اور معنی کا اختصار، چاہے ہسرل کی منطقی گرامر یا ہیڈ

کی اصطلاح کا احوال، اور متوازی آرٹس اور ادب میں ایونٹ گریڈ تحریکوں کے ساتھ ساتھ متضاد Dasain

بیانیوں کی بجائے میٹا نیریٹو جن میں ان کی مذہبی اور فلسفیانہ دونوں جہتیں شامل ہیں ان کی زبانی و ثقافتی، ادبی اور تاریخی قصوں کی جانب مائل ہونے کا باعث بنا۔

سچ یا معنی کے ساتھ ہی تاریخی و جمالیاتی اور تہذیبی و ثقافتی کے ساتھ ترقی ہونے کی غلط فہمی یا Nhillism مغالطہ سے

آگاہی ہے۔ ڈریڈا رد ساختیات کو معنی یا مابعد الطبعیات کے اہم نکتہ پر مرکوز کرتا ہے۔ وہ نطشے کی روایت یعنی ہسرل اور ہیڈگر کے لسانیات یا متن اور گرامر تک توجہ ڈریڈا کے معنی نماکے متضاد جوڑوں کی فوقیتی ترتیب میں فعلیت کو

dissiminate فروغ دینے سے معنی اور عدم معنی بن کر سامنے آتی ہے۔ یا رد ساختیات کی اصطلاح کو ہیڈگر کی اصطلاح ڈسٹرکشن کی اگلی کڑی مراد لیا جاتا ہے۔ ڈریڈا

Deconstruction اس کی وضاحت میں لکھتا ہے کہ رد ساختیات اس کے لیے کلیدی اصطلاح کے طور نہیں برتا جاتا کیونکہ اسے بار بار

ساختیاتی کے تناظرات میں برتا گیا اسی لیے اس سے اینٹی سٹریکچرلسٹ کا مفہوم بھی اخذ کیا جاتا ہے۔

Structurlist ڈریڈا اپنے انٹر ویو میں بیان کرتا ہے۔

Deconstruction is not simply the decomposition of an architectural structure, it is also a question, about the foundation, about the relation between foundation and what is founded, it is also a question about the closure of the structure, about a whole architecture of philosophy..... deconstruction concerns, first of all system of course, it was a kind of active translation that is places somewhat the word Heidegger uses: „Destruktion“, the destruction of ontology, which also does not mean the annulment the annihilation of ontology but an analysis of structure of traditional

9.ontology

اس سے واضح ہوتا ہے کہ ردساتیات ایک طرز تنقید ہے جس میں متن کا بڑی گہرائی سے مطالعہ اور تنقید کی جدید انداز میں ساخت میں موجود فیصلہ صادر کرنے کی قوت کے داخلی عناصر کی دریافت ہے۔ اس کے لیے ڈریڈا ایک اور لفظ

بھی متعارف کرواتا ہے۔ اور اس اصطلاح کو ڈریڈا کے ساتھ ہیڈگر اور فرائڈ بھی اپنے اپنے معانی و سیاق میں Abbau

استعمال کرتے ہیں۔ اگرچہ ڈریڈا خود بھی ردساتیات کے لیے کوئی تکنیکی اساس مہیا کرنے میں ہچکچاہٹ کا شکار ہے اس لیے اسے صرف متنی مطالعہ یا ادبی و فلسفیانہ تنقید کے ہی مخصوص کر دینا ضروری ہے۔ یہ بھی مد نظر رکھنا چاہیے کہ کسی ساخت میں معنی کی فوقیتی ترتیب کو الٹ کر جو متوازی نتائج اور صورتحال اخذ ہوتی ہے ردساتیات اسے کسی بھی متبادل نظام تنقید، ساختی تکنیک مینکھولنے اور متن کے مطالعے کے علاوہ انفرادی، سیاسی، تاریخی اور سماجی نشئت و برخاست کے پیرایہ سے تعلق رکھتی ہے۔ ڈریڈا ردساتیات کی بنیاد ایک لسانیاتی / فلسفیانہ نظریات پر ترتیب دیتا ہے وہ کہتا ہے تمام معنی نما بالآخر ذات کے معانی کی جانب متوجہ کرتے ہیں اور یہ معانی جن کو ہیڈگر اپنی اصطلاح میں

کے نام جوڑتا ہے اور دیگر تہذیبی، ثقافتی، اخلاقی اور سماجی معانی بھی مقرر کیے جاسکتے Transcendental being

ہیں مگر ڈریڈا کے مطابق کسی ایک معنی نما کو دوسرے معنی نما کی طرف مائل کیا جا سکتا ہے۔ یہاں ڈریڈا ان کے لیے

کی اصطلاح برتتا ہے یعنی اس کے مطابق یہ معنی نما کا ایک کھیل ہے جو کوئی خاص معنی کا تعین Refer کرنے سے قاصر

ہے جیسے ڈریڈا نے روبہ مابعد الطبعیات کی دریافت کو ممکن کیا اور اس کے تحت یہ معنی نما اپنے متضاد جوڑوں کی مطلوبہ ترتیب یا فوقیتی ترتیب کے معانی کو مقرر کرتے رہنے کا باعث ہوئے ہیں۔ ایک اور اصطلاح جسے ڈریڈا نے اسی نظریے کے لیے بطور مرکزیت کے بھی استعمال کیا ہے

Logocentrism

ڈریڈا اسی اصطلاح لوگوسینٹرازم یعنی مرکزیت کو ارسطو سے ہیڈگر تک دریافت کرنے کے لیے رد ساتیات کی آڑ لیتا ہے مثال کے طور ان سب فلاسفہ کا تقریر کو تحریر پر فوقیت دینا، اور پھر تحریر کو تقریر کی فوقیتی ترتیب میں لانا، جس میں تقریر کی فعلیت کے فوری موثر نتائج اخذ کرنا ہے۔ جس طرح ڈریڈا اس کے لیے صوت مرکزیت یعنی

کی اصطلاح بھی برتتا ہے اس کی مراد روبہ مابعد الطبعیات کے لیے معنی کی تفہیم اور نمائندگی

Phonocentrism

کے لیے کسی زمانی اور مکانی بعدممکن نہیں ہے۔ اس کی مثال کے لیے ڈریڈا نے سقراط کی اس رسالے Plato,s pharmacy میں اپنے شاگرد pheaduras کی فرضی گفتگو میں ذکر کیا ہے جس میں سقراط اپنے تحریر کو تقریر کی اصل حقیقت کے حوالے سے مصری دیو مالائی قصے کے ذریعے سے آگاہ کرتا ہے جس میں وہ تحریر کو ایسی موثر دوا قرار دیتا ہے جس کی بناء پر انسانی یادداشت کو محفوظ اور مضبوط کرنا آسان ہے مغربی فلاسفر کی

اصطلاح یعنی صوت مرکزیت جیسے مجموعی طور پر لوگو سینٹرازم کہا جاسکتا ہے سچ کی دریافت کے

Phonocentric

بعد موجود کی اس زمانی تقسیم کو ڈریڈا زمانیات کے عام تلازمے کو رد کرتا ہے۔ کیونکہ لسانیات

Presence

اور زمانیات کے اس غیر قطعی عنصر کے ذریعے سے معنی کی قطعیت پر مشکوک ظاہر کرتے ہوئے ڈریڈا لسانیات کے نو دریافت تصور کی نشاندہی کرتا ہے۔ جس کے تحت معنی نما کا معنی نما کی طرف ہی متوجہ ہونا، نشانیات، لسانیات اور بالخصوص معنی نما کے لیے گرفت معنی کے مرکز کی عدم موجودگی کی دلیل ہے۔ ڈریڈا اپنی اصطلاح ڈیفرینس

بھی وضع کرتا ہے اور معنی کی عدم موجودگی یا دو صورتوں میں اس کی موجودگی کو ایک اصطلاح

Difference

کہتا ہے اور یہی بنیادی اصطلاحات رد ساتیات کے وجود کو دلیل فراہم کرنے کی وجہ ہیں۔

Undecidibility

کی رو سے سیوسر کے نظریہ لسانیات میں متضاد جوڑوں کے ذریعہ سے نہ صرف معنی کے فہم کا وہ تصور رد ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ اضدادی جوڑے متعین فوقیتی ترتیب میں معنی نما کی الٹ پھیر سے معنی کے ممکن اور غیر ممکن امکانات بھی دریافت کر سکتے تھے۔ مثلاً
یعنی صوت مرکزیت کے تصور میں تقریر کی تحریر پر فوقیت فرمیکنوس کے ذریعہ سامنے آتی

Phonocentrism

ہے۔ جسے ڈریڈا اپنی تصنیف ڈیزیمینشن کے ابتدائی حصہ میں افلاطون کا رد ساختیاتی مطالعہ کہتا ہے۔
ڈریڈا افلاطون کے بیان کے لیے لکھتا ہے:

Writing will have no value, unless and to the extent that God-The-King(theath is Ammon , the father of God and sun king in egyption my thology) approves of it. 10
مثلاً افلاطون کا تحریر کو زہر سمجھنا ڈریڈا کو جو دلیل پیش کرنے کی لسانی جہت مہیا کرتا ہے اس کے تحت معنی نما

ایک یونانی لفظ ہے اور یونانی زبان میں ہی یہ زہر اور دوا دونوں معانی میں برتا جاتا ہے اسی بناء پر ڈریڈا

Pharmakon

معنی نما کے اضدادی جوڑوں کے مابین معنی کی عدم موجودگی کو دریافت کرتے ہوئے معنی کے تصور کے متوازی عدم معنی کی گنجائش کی جانب متوجہ کرتا ہے۔ تاہم معنی کی مابعد الطبعیاتی تعبیر جس جمالیاتی اساس پر قائم ہے ڈریڈا کے لیے قابل قبول نہیں۔ متن یا معنی نما جن دیگر معنوں کی گنجائش ہے، اسے اضدادی جوڑوں ساختیاتی لسانی صورتوں مینمعنی کی عدم موجودگی یا ان ڈیسائیڈبلیٹی میں دریافت کیا جا سکتا ہے۔
سے مراد ڈریڈا کے نزدیک ساختیات کا مکمل مطالعہ ہے جس کے مطابق مظہر کو مختصر ایسے کلیے

Totalitarianism

اور فارمولے کی صورت میں ڈھالا جاتا ہے جو اس کی کلیت یعنی ٹوٹیلٹی کو متعین کرے۔ ڈریڈا فلسفہ کی اس کوشش کو رد کرتا ہے اس لیے اس کے تدارک کے لیے
کا نظریہ دیتا ہے جو لاطینی زبان کا لفظ سولیسائیٹ سے مستعار ہے۔ اس لفظ سے مراد بلانا جلانا یا غلط

Solicitation

ملط کرنا بھی ہے اس کے استعمال کی وجہ سے ڈریڈا کا موقف ہے کہ ہر تکمیل کو بلایا جا سکتا ہے۔ اور اسی

(Archia) کو ڈریڈا یونانی لفظ جس مراد ہے حاصل کرنا خصوصاً ایسے اصول جس کے تحت حکومت یا

Totality

کوئی نظریہ متعین ہو سکتا ہو (یہ کہتا ہے اس کے بقول رد ساختیات اسی لفظ آرکیئا کو واضح کرتی ہے جس سے معنی کی ایسی نشوونما وقوع پذیر ہوتی ہے جسے ایپوریا (یعنی نا قابل حل منطقی مسئلہ) کا نام دیا جاتا ہے یعنی معنی کی بڑھوتری نہ تو یہ نہ وہ یا بیک وقت دونوں صورتوں میں سامنے آتی ہے۔ اسی لیے ڈریڈا

کو Difference, Aporia کی دوسری شکل قرار دیتا ہے۔

ڈریڈا کی یہ اصطلاح بھی ہیڈگر سے مستعار ہے ہیڈگر کے ہاں ڈیفرنس لسانیات کو قابل عمل بنانے کے لیے معنی اور معنی نما کارشتہ استوار کرتی ہے۔ ڈریڈا کے ہاں بھی کم وبیش اس اصطلاح کا یہی مفہوم سامنے آتا ہے۔ سیوسر نے

نے کہا لسانیات افتراق پر مبنی ہے اور ڈریڈا کا ڈیفرنس اسی افتراق کے کھیل کا نام ہے جس طرح

Difference

Differe and کے الگ الگ مفاہیم ظاہر ہوتے ہیں یعنی مختلف ہونا اور التوا میں ہونا اس لیے لفظ اور Difference

یہ اصطلاح دونوں خصوصیات کی حامل ہے۔ یعنی خود لفظ ڈیفرنس خود سے بھی ڈیفر کرتا ہے۔ اور

خود کو حتمی التوائے حال میں رکھتا ہے۔ اسی لیے اس کے تصور تک رسائی تو ہو سکتی ہے مگر اس کے مرکز تک پہنچنا ممکن نہیں ہے۔ ڈریڈا کی یہ Neology (نیا لفظ کی ایجاد) شعوری سطح پر اسے مستعمل کی حد تک افتراق کی حد میں ہے۔ ڈریڈا لکھتا ہے:

Difference is literally neither a word nor a concept That is graphic difference (a instead of e) this marked difference between two apparently vocal notations, between the vowels remains purely graphic, it is read, or it is written but cannot be heard difference is not only irreducible to any ontological or theological nietzsche sets up against the entire system of meta-physical grammar, wherever this system governs culture philosophy and science. 11

سے مراد وہی ہے جو لفظ Undecidibility کی اصطلاح کے ذریعے پیش کیے جاتے

لفظ Trace

جاتے ہیں لیکن اس کے Origin میں ٹریس کی صورت میں پہلے ہی لفظ مرکزیت میں ڈیفرینس کے ذخیرہ معنی

معنی کے ان گنت امکانات کے ذریعہ سے عدم مرکزیت پیدا کرتے ہوئے معنی کے عام مآخذ کو رد کرنا خود موجودگی سے پیوست کرنا ہے۔

ڈریڈا رد ساختیات کے توسط سے جس رو بہ مابعد الطبیعیات یا لفظ مرکزیت کو ظاہر کرنے کی کوشش میں ہے اس میں معانی کے ایک امکان کو دوسرے معنی کے تحت پابند کرنا خود ایک قول محال پیدا کر سکتا ہے۔ اسی وجہ سے ڈریڈا کے اسلوب کی کوئی بھی اصطلاح معنی کی مرکزیت اور قطعیت کی نمائندگی نہیں کر سکتی اور نہ ہی اس کا کوئی امکان ظاہر ہوتا ہے۔

ایسے میں Undecidibility, origin, Trace, difference کسی ایک ہی شے کو ظاہر کرتے ہیں جس کا درحقیقت کوئی وجود نہیں ہے۔ نہ موجود ہے نہ عدم موجود، نہ ہی سچ ہے نہ ہی جھوٹ نہ تو تقریر ہے اور نہ تحریر۔

Supplement ڈریڈا کی ایک اصطلاح ہے جس سے وہ Difference ہی کی مانند کیٹر المعانی ہونے کا باعث قرار دیتا ہے۔ اس فرانسیسی لفظ کا معنی اضافہ کرنا اور تبدیل کرنا ہے

To replace ہے۔ Supplement وہ چیز ہے جس کے بغیر شے مکمل نہیں ہوتی لیکن اسی مکمل شے کی تکمیل بھی کرتا ہے مثلاً تقریر ایک مکمل شے ہے لیکن تحریر اس کے لیے ایک اہم Supplement ہے اور اس کی تکمیل کا باعث بھی ہے ڈریڈا اسے روسو سے مستعار لیتا ہے۔ ڈریڈا نے Of میں روسو رد ساختیاتی مطالعہ کرتے ہوئے

Grammatology کے تمام معانی کو مد نظر رکھتا ہے ڈریڈا کے نزدیک معانی کی منطق اشیاء یا معنی نما کی اضدادی Supplement تقسیم

کی سہولت اور وضاحت کو ختم کر سکتی ہے۔ ڈریڈا تحریر کا حوالہ دیتے ہوئے اسے تقریر کا اضافہ سمجھنے کے باوجود دوسری خصوصیت یعنی تبدیل کر دینے کی

To replace کو نمایاں کرتا ہے۔ گرچہ تحریر اور تقریر کی تکمیل کے باوجود اس میں اضافہ بھی ہے صلاحیت

اور اس کے متضاد بھی اور ساتھ ہی اسے تبدیل کرتے ہوئے اس کی جگہ لینے کی صلاحیت بھی حاصل ہے۔ اس طرح تحریر میں یا کوئی بھی اضافہ نہ ہی تقریر یا کسی شے کے مکمل کے برابر ہے اور نہ ہی اس جیسا ہے بلکہ وجود میں آتے ہی خود تقریر یا مکمل شے کی شناخت کے ساتھ اپنی شناخت پیدا کرتے ہوئے مجموعی تضادات کی ایک قطعی شناخت کا منطقی مسئلہ پیدا کر دیتا ہے۔ یہیں وہ اسے اپنے نظریہ رد ساختیات کے ساتھ منسلک ہوئے کہتا ہے کہ اضافہ غیر ضروری ہونے کے باوجود ایک مکمل شے کی تکمیل ہے۔ یہ مآخذ اور جن ہی میں اپنی موجودگی پر دال ہے یہ روسو کی تعبیر کے برعکس خود ایک سوور ڈریڈا کی ایک اور اصطلاح جسے وہ کم و بیش اور جن کے معنوں میں استعمال کرتا ہے۔

Supplement اضافہ Supplementary اضافی ہے جو ایک مکمل شے کو مکمل کرتا ہے تاہم کسی مکمل شے کی کمی کا تدارک کرتے ہوئے اس مکمل شے کی اس کمی کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ جو اس میں پہلے سے موجود تھی۔ سپلیمنٹ اضافہ اور مآخذ اور جن کی تقسیم افتراق کے ذریعہ ممکن ہے۔ یہ تقسیم یا افتراق اس ساخت کے اندر بھی موجود ہوتی ہے۔ ڈریڈا اس اضافہ یا ڈیفرینس کے مآخذ ذریعہ لسانیات کی مابعد الطبعیات کی لسانیات اور مآخذ کے باہمی افتراق کو ظاہر ہوتا دیکھتا ہے۔ ڈریڈا Difference اور Difference کے درمیان سی تقریق سے وضع ہونے والے معنی میں اضافہ کو مغربی مابعد الطبعیات یا رو بہ موجود مرکزیت ہی میں عدم مرکزیت جو بالآخر اسی مرکزیت کی جگہ لے لیتی ہے اس کو بھی مد نظر رکھتا ہے۔ اس بحث سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈریڈا کے نظریہ رد ساختیات میں اضافہ بجائے خود ایک اضافہ ہے اور یہ افتراق بھی خود ایک افتراق ہے ان اصطلاحات کا کوئی خاص معنی نہیں ہے اور نہ ہی مرکز یہ باعمل تو ہیں مگر ان کی حتمی تشریح ممکن نہیں ہے۔ ڈریڈا معنی کی جس عدم مرکزیت کا خواہاں نظر آتا ہے اس کے لیے بے حد ضروری ہے کہ کوئی نئی مرکزیت مقرر نہ ہو۔ معنی کے ادراک کی نئی جمالیاتی سطح مختلف اخلاقیات کی متقاضی ہے یہ جمالیات عدم مرکزیت کی خواہش میں کسی دوسرے مرکز کی پیدائش سے احتراز کرتی ہے۔ میں موجود کے ساتھ غیر موجود کی موجودگی میں دونوں کا بیک وقت موجود اور غیر موجود ہونا تقریر متن اور Text اور تحریر کی فوقیتی ترتیب میں تقریر کے فوری ابلاغ کی صلاحیت اور خالص موجودگی کے مدنظر تقریر کی فوقیت مراد ہے اس تسلسل میں مغرب کی پیروی میں Narrative Utterances اور Performative utterances آسٹن نے ان کی متضاد کیفیت کا جدید تصور پیش کیا۔ Signature –event-context کے نام سے ڈریڈا اپنے ایک لیکچر میں ابلاغ کے معنی پر بحث کرتا ہے اس کے بقول متن کے سباق کی معنی خیزی لسانیات کے نظام میں جس نئی جہت کی دریافت ہے، تحریر/تقریر Citations کے حوالے Grafts رابطے اور Itrable دہرائی کے ذریعہ اس کو رد کیا جاسکتا ہے ڈریڈا اسباق کی اہمیت سے انکار کے بغیر Itrable کے ذریعے متن ہی کے کسی بھی حصہ کو اس کے دہرائی سباق سے الگ مختلف سنجیدہ اور غیر سنجیدہ جگہوں پر رکھ معنی اخذ کیے جاتے ہیں اس کے خیال میں لسانیات اور ابلاغ کا یہ منفرد نظام جو اپنے اسباق پر منحصر Context سباق ہی کی طرح نامکمل ہے لسانیات اور ابلاغ کے لیے اپنے ہی یہ نظام میں حوالے، رابطے اور دہرائی مخصوص جگہیں بدل کر نئے معنی دیتی ہیں۔ اور معنی سباق ہے تو سباق لامتناہی ہے، کیونکہ یہ کبھی مکمل نہیں ہوتا اور اس کی ساخت دہرائی پر منحصر ہے۔ اس لیے ڈریڈا دستخط Signature کو بھی دہرائی کی شکلوں کی اقسام بندی کہتا ہے۔ رابطوں کو بھی متن کی منطق کا فکری سانچہ تصور کرتا ہے۔ اور Itrable دہرائی کی خود ساختہ ڈریڈا Grafts ساخت دریافت کرنے کے بعد اسی گرافٹنگ کو ہی بیانیہ نئی قوت کے طور پر سامنے لاتا ہے۔ رد ساختیات کو دوسری تمام اغراض کے ساتھ متن میں انہی رابطوں کی شناخت کی طرح سمجھا جا سکتا ہے۔ گرافٹ کی دہرائی، اور ساخت کی دہرائی کے ذریعے رد ساختیات کا کلیدی موضوع کہلاتی ہے۔ متذکرہ بالا سطور میں واضح کیا گیا ہے کہ ڈریڈا نے فلسفہ پر ادب کا دروازہ کھول دیا اور رد ساختیات کو ایک فلسفیانہ انکشاف کے ساتھ ادبی تنقید کا بنیادی وسیلہ بنایا، خود ڈریڈا مختلف ادیبوں کا ساختیاتی مطالعہ پیش کرتا ہے جو رد ساختیات کی عملی تنقیدی شکل ہے وہ لکھتا ہے: „Deconstruction at one moment or other always aims at the trust, confided in the critical, critic-theretical agency that is the deciding agency, the ultimate possibility of the decideable: deconstruction is a deconstruction of dogmatism.,, 12

Act of میں ڈریڈا ایک انٹر ویو جس میں اس نے رد ساختیات ، فلسفہ وادب کے موضوع پر بحث کی ہے literature اس کے ساتھ ہی مختلف نامور ادیبوں اور شاعروں مثلاً کافکا(1883،1924)، شکسپیئر(1564،1616)، جمیز جوائس(1882،1941)، اور میلے رام (1895،1980) کا رد ساختیاتی مطالعہ بھی کیا ہے وہیں ڈریڈا ادب کے غیر متوقع سباق میں معنی کو اخذ کرنے کی خوبی کسی تک رد ساختیاتی عمل میں شامل کرتا ہے ۔ وہ ادب کو ایک مثالی جمہوری عمل قرار دیتا ہے ۔ جس کے ذریعہ وہ کسی بھی عہد میں کوئی بات بھی پیش کی جا سکتی ہے۔ رد ساختیات ، خواہ ادبی ہو یا مغربی فلسفیانہ روایت جسے ڈریڈا رو بہ مابعد الطبعیات کہتا ہے۔ شاید کسی شے کا مخصوص نام نہیں ہے اور اس تجزیے کے بعد کہ رد ساختیات کے معنی نما یا اصطلاح کو کوئی مفہوم و معنی دینا یا اسے تکنیک کا تنقیدی رویہ سمجھنا ، ڈریڈا اور رد ساختیات دونوں کے ساتھ ناانصافی ہوگی مختصراً رد ساختیات کو کسی بھی ساخت خواہ وہ ادبی ہو یا فلسفیانہ یا پھر سیاسی ، سماجی یہاں تک کہ انداز نت و بر خاست ہی کیوں نہ ہو اس میں دریافت کیا جا سکتا ہے۔ اس اہم سوال سے قطع نظر کہ کیا رد ساختیات کو ڈریڈا سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے یا کوئی اور بھی اسے برت سکتا ہے ؟؟؟ اس الگ تناظر میں ڈریڈا ہمیں ایک زوایہ نظر سے آگاہی ضرور فراہم کرتا ہے۔ چونکہ ہمارا مقصد ادبی رد ساختیات سے اس لیے اہم ہے کہ اس وضاحت کہ ڈریڈا اور اس کے تصور رد ساختیات کی عملی صورت تقریباً ناممکن ہی ہے مگر اردو تنقید میں ساختیاتی اور کلاسیکی ساختیاتی عوامل مینہی موجود رد ساختیات کی بنیاد کو دریافت کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔

حوالہ جات :

Werner Hamacher and David E. Wellbery , points.... Interview (1974, 1994) Jacques Derrida Edited by Elisabeth weber Translated by peggy kamuf Stanford University press/standford California 1995.9P.203)

2-ایضا (ص-120)

3-ایضا(ص 205)

4-قاضی قیصر الاسلام، فکسے کے جدید نظریات، غالب انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی انڈیا 1998، ص نمبر 15

Jecques Derrida for beginners (edited by)Richard appignamesi icon book Ltd,1996

6-ایضا

7-ایضا

8-وزیر آغا ، معنی اور تناظر ، مکتبہ جدید پریس لاہور دسمبر 1998، ص، 99

Werner Hamacher and David E. Wellbrey, points.....interviews (1974, 1994)Jacques Derrida Edited weber Translated by Peggy kamuf Stanford University press /Stanford California 1995, P212

Jecques Derrida , Dissemination , translated with an introduction by barbarajohnson on the University Chicago Press 1981. P,76

Jecques Derrida, writing and difference Translated by Alan bass University of Chicago press . 1997. P76

Werner Hamacher and David E. Wellbrey , points..... interview 1974, 1994

Jacques Derrida Edited by Elisabeth Weber by Peggy Kamuf Stanford University Press/ Stanford California 1995 P54.